دار الافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ان مسائل کے بارے میں کہ

1۔ عمامہ باندھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

2۔ لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عمامہ میں نماز پڑھانا ستر درجے افضل ہے بنسبت بغیر عمامہ والے کے کیا ایسا کہنا درست ہے؟

3۔ بعض علاقوں میں عمامہ باندھنے کا یہاں تک معمول بن گیا ہے کہ اگر کوئی امام عمامہ کے بغیر نماز پڑھائے تو ایسی نماز کو مکروہ کہا جاتا ہے کیا ایسا ہی ہے۔ ان تمام مسائل کو دلائل کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

مستفتی: مولوی محمد احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

1۔ سنت کی دو قسمیں ہیں: (1) سننِ ہدیٰ (2) سنن زوائد۔ سننِ ہدیٰ یعنی عبادات وغیرہ سے متعلق مؤکدہ سنتوں کا ترک موجب مؤاخذہ ہے اور سننِ زوائد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس وغیرہ سے متعلق سنتیں استحباب کے درجہ کی ہیں، اُن کو اختیار کرنا بہتر ہے؛ لیکن اُن کے ترک پر نکیر نہیں کی جائے گی۔

لہٰذا عمامہ پہننا سننِ عادیہ میں سے ہے، یعنی اس کا اختیار کرنا بہتر ہے اور اس کے ترک پر نکیر کرنا صحیح نہیں ہے، اگر کوئی شخص ٹوپی اوڑھتا ہے، تو اس پر نکیر نہیں کی جاسکتی، ہمارے اکابر رحمہم اللہ میں سے اکثر حضرات عمامہ کا استعمال فرماتے تھے اور اِس وقت بھی اکثر اکابر عمامہ استعمال فرماتے ہیں، بعض مستقل پہنتے ہیں اور بعض کبھی کبھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ٹوپی کا پہننا بھی ثابت ہے اور جو حضرات زیادہ تر ٹوپی استعمال فرماتے ہیں، وہ بھی عمامہ کی مخالفت نہیں فرماتے، عمامہ کی ترغیب دینے کی اِجازت ہے، لیکن اُسے واجب یا لازمی قرار دینا اور تشدد اختیار کرنا اور جو عمامہ نہ پہنے اُس کی تحقیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

مجمع الزوائد (149/5) مکتبہ وحیدیہ پشاور

عن ابن عمر قال: كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يلبس قلنسوة بيضاء. رواه الطبراني وفيه عبد الله بن خراش وثقه ابن حبان وقال: ربما أخطأ وضعفه جمهور الأئمة وبقية رجاله ثقات.

ردالمحتار (230/1) مکتبہ حبیبیہ

والسنة نوعان: سنة الهدي، وتركها يوجب إساءة وكراهية كالجماعة والأذان والإقامة ونحوها. وسنة الزوائد، وتركها لا يوجب ذلك كسير النبي عليه الصلاة والسلام في لباسه وقيامه وقعوده

Scanned with CamScanner

2۔ عمامہ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کا ثواب بیشک بنسبت بغیر عمامہ کی نماز سے زیادہ ہے، کیونکہ ایسی نماز میں نبی کریم ﷺ کی ایک اضافی سنت کو اختیار کیا جاتا ہے، البتہ یہ کہنا کہ عمامہ میں نماز پڑھنا بنسبت بغیر عمامہ کے ستر درجے افضل ہے، یہ روایت اگرچہ منقول ہے، لیکن بعض ائمہ جرح وتعدیل نے اسے موضوع جب کہ دیگر بعض نے حد درجہ ضعیف کہا ہے اور ضعیف روایت عقائد اور احکام میں حجت نہیں ہے۔

الجامع الكبير للسيوطى (12913/1)

ركعتان بعمامة أفضل من سبعين ركعة بغير عمامة (أبو نعيم عن جابر) أخرجه أيضًا : الديلمى (265/2 ، رقم 3233) . قال المناوى (37/4) : فيه طارق بن عبد الرحمن أورده الذهبى فى الضعفاء وقال قال النسائى ليس بقوى عن محمد بن عجلان ذكره البخارى فى الضعفاء وقال الحاكم سيئ الحفظ ومن ثم قال السخاوى هذا الحديث لا يثبت .

فيض القدير(49/4)

ركعتان بعمامة أي يصليها الإنسان وهو متعمم (خير من سبعين ركعة بلا عمامة) أي أفضل من سبعين ركعة يصليها حاسرا لأن الصلاة حضرة الملك والدخول إلى حضرة الملك بغير تجمل خلاف الأدب(فر عن جابر) ورواه عنه أيضا أبو نعيم ومن طريقه وعنه تلقاه الديلمي فلو عزاه إلى الأصل لكان أولى ثم إن فيه طارق بن عبد الرحمن أورده الذهبي في الضعفاء وقال : قال النسائي : ليس بقوي عن محمد بن عجلان ذكره البخاري في الضعفاء وقال الحاكم : سئ الحفظ ومن ثم قال السخاوي : هذا الحديث لا يثبت.

النكت على مقدمة ابن الصلاح زركشى (308/2)

أن الضعيف لا يحتج به في العقائد والأحكام ويجوز روايته والعمل به في غير ذلك كالقصص وفضائل الأعمال والترغيب والترهيب ونقل ذلك عن ابن مهدي وأحمد بن حنبل وروى البيهقي في المدخل عن عبد الرحمن ابن مهدي أنه قال " إذا روينا عن النبي صلى الله عليه و سلم في الحلال والحرام والأحكام شددنا في الأسانيد وانتقدنا في الرجال وإذا روينا في فضائل الأعمال والثواب والعقاب سهلنا في الأسانيد وتسامحنا في الرجال

3۔ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا یا پڑھانا مستحب ہے، لیکن اسے واجب سمجھنا یا اس کے بغیر صرف ٹوپی میں نماز پڑھنے یا پڑھانے کو مکروہ سمجھنا صحیح نہیں ہے، البتہ جو شخص عمامہ کے بغیر باہر نکلنے یا مجمع میں جانے سے پرہیز کرتا ہو، اس کے لیے بغیر عمامہ کے نماز پڑھنا بیشک مکروہ ہے اور یہی موقف ہمارے بزرگوں کا رہا ہے، حضرت گنگوہیؒ نے فتاویٰ

Scanned with CamScanner

رشیدیہ میں، حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاوی میں اور مفتی کفایت اللہ دہلویؒ نے کفایت المفتی میں یہی احکام بیان فرمائے ہیں۔

عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية (382/2) طبع سعید

و قد ذكروا أنَّ المستحبَّ أن يصلّي في قميصٍ و إزار وعمامة، و لايكره الاكتفاءُ بالقلنسوة، و لا عبرةَ لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، و كذا ما اشتهرَ أنّ المؤتمّ لو كان معتماً العمامة، و الإمامُ مكتفيًا على قلنسوة يكره۔

الفتاوی الهندية (59/1) حقانیہ چمن

والمستحب أن يصلي الرجل في ثلاثة أثواب: قميص، وإزار، وعمامة. أما لو صلى في ثوب واحد متوشحا به تجوز صلاته من غير كراهة وإن صلى في إزار واحد يجوز ويكره وأما المرأة فالمستحب لها أن تصلي في ثلاثة أثواب أيضا قميص وإزار ومقنعة فإن صلت في ثوبين جازت صلاتها. كذا في الخلاصة---------------والله اعلم بالصواب

عزیز اللہ عفا اللہ عنہ

عزیز اللہ عفی عنہ

دارالافتاء جامع مسجد بیت المکرم

بالمقابل درویش آباد فلور مل پشین

14ربیع الاول/1444/11اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح
عبدالمنظر عفی عنہ
۱۲/۳/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
محمد شاہ
۱۲/۳/۱۴۴۴ھ
۱۱/۱۰/۲۰۲۲ء

دار الافتاء

دار الافتاء

Scanned with CamScanner